الله

مصباح مصباح مصباح مصباح مصباح مصباح

نور

اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

جلد ۳ — نمبر ۲۰

۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۲۹ء — ۱۱ جمادی الاولی سنہ ۱۳۴۸ھ

چندہ سالانہ ۲ روپے ۸ آنے — مقام اشاعت

قادیان دار الامان

ایڈیٹر — قاضی محمد ظہور الدین اکمل

KHILAFAT LIBRARY

فہرست مضامین

خسرہ	۳/۵	مریم شاہ نواز
حالات جنگ بدر	۵/۸	امۃ اللطیف انبالہ
عالم نسواں پر نبی کریم کے احسانات	۸/۱۱	سلیمہ بیگم حیدرآباد دکن
ایڈریس لجنہ مع جواب	۱۱/۱۵	ماخوذ
رپورٹہائے لجنہ بیرونجات خانہ داری	۱۶/۱۸	متفرق نامہ نگار

خاتونِ جنّت کا جہیز!

KHILAFAT LIBRARY

وہ سیّدہ رئیسۂ مستوریانِ خلد
ہوگی شفیع جن کی طلب روزِ گیر و دار

معلوم ہے کہ عقد ہوا جب علیؓ کے ساتھ
کیا کیا ملا عطیۂ محبوبِ کردگار

سامان سب جہیز کا گن لیجئے ابھی
فہرست کچھ طویل نہیں ہے نہ بیشمار

خرمے کی چھال سے بنی اک چارپائی تھی
سونے کا تخت تھا نہ مسہری تھی شاہوار

اک ریش خرمہ سے بھرا چمڑے کا بسترا
پایا تھا بہرِ راحتِ ہر لیل و ہر نہار

چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں بھری تھی چھال
بیلیں تھیں کچھ بنی نہ گہر ہائے آبدار

دو چادریں یمانی تھیں سوسی کی طرح کی
اک چکی اک پیالہ تھا گدّے علاوہ میں چار

دو بازوبند چاندی کے تھیں دو نہالیاں
ان میں بھری تھی چھال روئی تھی نہ زینہار

کملی بھی ایک دی تھی رسولؐ اللہ نے
حرمؓ ملی تھا فخرِ شہنشاہِ روزگار

مٹی کے دو گھڑے بھی تھے پانی کی ایک مشک
کچھ چیزیں اور جن کی تھی قیمت بہ اختصار

اتنی بھی چیزیں تھیں لہ نہ تھیں اختلاف سے
ممکن ہے اس سے بڑھ کے رہا ہو کچھ انحصار

سب سے عزیز تھیں یہ حبیبؐ الٰہ کو
نازاں ہے انکی ذات پہ کونین کی بہار

مٹی کے ٹھیکرے تھے انہیں سیم و زر کے ڈھیر
تھا خار زار اُن کے لئے عیشِ روزگار

کچھ بھی تکلّفات کی پروا نہ تھی انہیں
محبوب تھی محبّتِ محبوبِ کردگار

تعداد مہر چار سو مثقالِ فضّہ تھی
بیشی تھی اسپہ سرورِ عالم کو ناگوار

اللہ ہم پہ رحم کرے عقل اور عشق
دونوں کا ہم سے بس یہ تقاضا ہے بار بار

ہو جائیں اتباعِ محمدؐ پہ شیفتہ
رسّی خدا کی تھام لیں ہاتھوں میں استوار

دارین کی سلامتیاں بس اسی میں ہیں
بیڑا بغیر حبلِ الٰہی نہ ہوگا پار!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۱۵ ؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء

حفظانِ صحت

خسرہ۔ میزلز (Measles)

تعریف یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جس میں معمولی بخار ہوتا ہے۔ اور بعد میں جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ یہ مرض بہت عام ہے۔ اور بچوں کی کثرت اموات کا باعث ہے۔ یہ مرض صرف انسان کا ہے۔ حیوانوں میں نہیں ہوتا۔ اس مرض کا زہر خون کے اندر اور منہ کی رطوبت اور ناک کی غلاظت میں ہوتا ہے۔ خسرہ کا جرثوم ابھی تک معلوم نہیں ہوا ؛

زمانہ اخفا زمانہ اخفا نو سے گیارہ دن تک ہوتا ہے اس مرض میں سب سے زیادہ خطرہ یہ ہے۔ کہ دانے نکلنے سے پہلے ہی متعدی ہوتا ہے۔ والدہ کو چونکہ علم نہیں ہوتا۔ کہ اس کو خسرہ نکلنے والا ہے۔ اور خسرہ سے متاثر بچہ دوسرے بچوں سے ملتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے کنبہ کے تمام بچوں کو خسرہ نکل آتا ہے۔ اگر یہ مرض کسی بستی میں پہلی دفعہ نمودار ہو۔ تو خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس کے ساتھ نمونیا وغیرہ بھی ہو جاتا ہے۔ یہ مرض تمام دنیا میں پایا جاتا ہے کوئی قوم اس سے محفوظ نہیں۔ کبھی دفعہ یہ مرض انفلوئنزا کی طرح وبائی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ چھ سات سال کی عمر کے بچوں کو یہ مرض بہت لگتا ہے۔ بڑوں کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم میں امریکہ کے فوجی سپاہیوں کو یہ مرض لگ گیا تھا ؛

عوارضات اور نتائج اس کے ساتھ عموماً نمونیا کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ جو مہلک ثابت ہوتا ہے۔ خسرہ اپنی ذات میں مہلک نہیں ہے۔ کیونکہ ۹۵ فیصدی اموات دیگر عوارضات خصوصاً نمونیا سے ہوتی ہیں۔ خسرہ سے جسم میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ خسرہ کا مریض کو صحت یابی حاصل ہونے کے بعد خناق۔ نمونیا پھوڑے۔ پھنسی۔ تپ دق وغیرہ امراض کے قریب کر دیتا ہے۔ عام طور پر جب تپ دق کے مریض سے دریافت کیا جائے تو اکثر وں کو پہلے خسرہ ہی نکلا ہوتا ہے۔ اگر خسرہ کا ایک حملہ بچہ کو ہو جائے تو دوبارہ نہیں ہوتا۔ یہ مرض دو ہفتہ تک متعدی رہتا ہے بعد میں خطرہ نہیں ہوتا۔ اس میعاد کے بعد خطرے والا بچہ دوسرے بچوں سے مل سکتا ہے۔ دوسرا تیسرا حملہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ چیچک کی طرح اس مرض سے بھی کوئی بچہ قدرتی طور پر محفوظ نہیں ہوتا۔ مگر عمر کے پہلے چند ماہ میں بچہ اس مرض سے محفوظ رہتا ہے ؛

نکتہ جسکی وجہ یہ ہے کہ بچہ کو ماں کے خون سے دودھ کے ذریعہ اس مرض کا تریاق ملتا رہتا ہے (والدہ کے دودھ کی بوتل کے دودھ پر فوقیت ظاہر ہے) بڑوں

کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔ بشرطیکہ بچپن میں حملہ نہ ہوا ہو۔ گو یہ مرض بچوں کا ہے۔ مگر بڑوں کو بھی لگ سکتا ہے۔ اگر کسی علاقہ میں پہلے خسرہ نہ ہو۔ اور وہاں پھر کسی طرح یہ مرض ظاہر ہو جائے تو بہت سخت خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جزائر فجی میں جب یہ مرض پہلی دفعہ نمودار ہوا۔ تو آبادی کا پانچواں حصہ یعنی بیس ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ مگر ہمارے ملکوں میں اتنی اموات نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مرض مدتوں سے چلا آرہا ہے۔ اور ہمارے اجسام میں مرض کے مقابلہ کی طاقت پیدا ہو گئی ہوئی ہے۔ خسرہ میں یہ ایک خصوصیت ہے۔ کہ حملہ کے دوران میں اور بعد میں بھی جسم میں سے تمام امراض کے تریاق نکل جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے انسان ہر مرض کے اثر کو قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ (واضح ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے خون میں ہر مرض کا تریاق رکھا ہوا ہے۔ جو ہماری بے اعتدالی سے کم ہو کر ہم کو امراض کے قریب کر دیتا ہے۔ اور شفا خدا کے فضل سے ہوتی ہے واذا مرضت فھو یشفین)

حفظ ما تقدم سیرم کا ٹیکہ SERUM

جو لوگ خسرہ سے صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کے خون میں سے پانی نکالکر جس کو انگریزی میں سیرم کہتے ہیں۔ اس کا ٹیکہ تندرست بچوں کو لگایا جاتا ہے۔ مگر یہ عارضی حفاظت ہوتی ہے۔ جس کا اثر چند ہفتوں کے بعد زائل ہو جاتا ہے ؂

زہر کی طاقت

اس مرض کے زہر کا اثر جلد زائل ہو جاتا ہے مستعملہ کپڑے اور رومال وغیرہ پر خود بخود ہلاک ہو جاتا ہے یہ مرض ایک بچہ سے دوسرے بچہ کو بلاواسطہ لگتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس کمرے میں مریض کو رکھا جائے۔ اس کمرہ میں دو ہفتہ کے بعد اگر اس میں دوسرے بچے آ کر رہیں تو خطرہ نہیں۔ اس مرض کا زہر انسانی جسم کے باہر بالکل زندہ نہیں رہ سکتا ؂

مرض لگنے کے ذرائع

اس مرض کا زہر ناک کی غلاظت اور منہ کی رطوبت کے ذریعہ جسم میں سے نکلتا ہے۔ ناک اور منہ کے راستے ہی تندرست لوگوں کے جسم میں داخل بھی ہوتا ہے۔ پہلے یہ خیال تھا کہ سانس کی ہوا میں اس کا زہر ہوتا ہے۔ مگر یہ مشکوک بات ہے البتہ چھینکنے اور کھانسنے سے جو باریک قطرے رطوبت کے نکلتے ہیں۔ ان سے مرض لگ سکتا ہے۔ اس مرض کے کیریئر نہیں ہوتے ؂

مرض کی روک تھام

اس مرض کی روک تھام مشکل ہے کیونکہ یہ سخت متعدی ہوتا ہے۔ اس کے جرم کا علم ڈاکٹروں کو نہیں۔ اور سب سے زیادہ مشکل یہ ہے۔ کہ دانے نکلنے سے قبل ہی متعدی ہوتا ہے جس کی وجہ سے کئی بچے پہلے ہی متاثر ہو چکے ہوتے ہیں جسم اور ماحول کی صفائی وغیرہ کا اس پر کوئی اثر نہیں۔ یہ مرض اتنا عام ہے۔ کہ والدین پوری احتیاط نہیں کرتے۔ بعض مائیں ارادتاً مرض بچہ کو لگا دیتی ہیں۔ مگر یہ غلطی ہے۔ پہلے دس سال کی عمر میں بچوں کو بچانا چاہیئے۔ کیونکہ ۹۰ فیصدی کیس اسی عمر میں ہوتے ہیں۔ اگرچہ روک تھام مشکل ہے۔ مگر مرض سے ہلاکت میں کمی ہو سکتی ہے۔ وہ اس طرح پر کہ دس سال کی عمر سے قبل بچوں کو خسرہ کے مریض کے قریب نہیں لیجانا چاہیئے۔ اگر بچوں کی تیمارداری اور نرسنگ اچھی طرح کی جائے۔ تو نمونیا وغیرہ کے عوارضات سے بھی بچایا جا سکتا ہے۔ صرف

ایک طریق روک تھام کا ہے۔ وہ یہ کہ مریض کو تندرستوں سے الگ رکھا جائے۔ مگر اس میں یہ مشکل ہے۔ کہ دانے نکلنے سے قبل چونکہ یہ مرض متعدی ہوتا ہے۔ اس لئے کئی بچوں کو مرض کا اثر علم ہونے سے پیشتر ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے مریض کو دوسروں سے الگ رکھنا اتنا فائدہ مند نہیں ہوتا۔ ہاں آیندہ ملنے والے بچ سکتے ہیں ؛

ایک خاص علامت صرف ایک علامت ہے۔ جس سے علم ہو سکتا ہے۔ کہ خسرہ نکلنے والا ہے وہ یہ کہ بچہ کے رخساروں کے اندر کی طرف ڈاڑھوں کے مقابل نیز مسوڑوں پر چھوٹے چھوٹے گول ⊙ چمکیلے اور سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ ان دانوں کا مرکز ہلکا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے تجربہ کار ڈاکٹر ان کو دیکھ کر دو تین دن قبل بتا سکتا ہے۔ کہ بچے کو خسرہ نکلنے والا ہے۔ دوسرے بچوں کو مریض کے پاس نہیں لے جانا چاہیئے۔ جب تک بچہ بالکل تندرست نہ ہو جائے سکول نہیں جانے دینا چاہیئے۔ خسرہ کے مریضوں کا علاج گھر میں ہی بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ ہسپتال میں بوجہ دوسرے مریضوں کے نمونیا وغیرہ لگنے کا احتمال ہے۔ گھر میں تندرست بچوں کو الگ رکھنا چاہیئے۔ مریض کو سردی اور اچانک ہوا کے جھونکوں سے بچانا چاہیئے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہوا کی آمدورفت ہی بند کر دی جائے۔ مریض کے تندرست ہو جانے کے بعد کمرہ اور بستر وغیرہ صاف کر دینا چاہیئے۔ اگر کمرہ صاف ہو۔ ہوا اور دھوپ کی آمدورفت پہلے ہی کافی ہو۔ پھر رہنے میں خطرہ نہیں ؛

سکولوں کا بند کرنا اور ابتدائی علامات وبا کے دنوں میں سکولوں کا بند کرنا بے فائدہ ہے۔ ہاں اتنا ضروری ہے کہ ہر صبح بچوں کا سکول میں داخل ہونے سے قبل ڈاکٹری معائنہ کروایا جائے۔ اور اگر کسی کو زکام کی شکایت ہو یا آنکھیں سرخ اور ناک سے پانی بہتا ہو۔ یا معمولی کھانسی ہو۔ گلے میں خراش اور بخار ہو۔ اور خصوصاً مسوڑھوں پر ڈاڑھوں کے قریب سرخ دانے نمودار ہوں۔ تو اس کو گھر واپس کر دو۔ اگر سکول کے کسی طالب علم کو خسرہ نکل آئے۔ تو باقی سب بچوں کو آٹھ دس دن تک سکول میں آنے دینا چاہیئے۔ پھر آٹھ دس دن کیلئے سکولوں کو بند کر دینا چاہیئے۔ ان ایام میں جن بچوں کو خسرہ نہ نکلے۔ ان کو بلا لینا چاہیئے۔ مگر خسرہ والے دو ہفتہ گھر میں زیر علاج رہ کر پھر سکول حاضر ہو جائیں۔ ولایت میں یہی طریق ہے ؛

خاکسارہ مریم۔ از مشرقی افریقہ ؛

جنگ بدر کے حالات

KHILAFAT LIBRARY

جنگ کی وجہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے تشریف لے گئے۔ تو قریش مسلمانوں کے اور بھی دشمن ہو گئے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تمام ملکیت پر جو وہ مکہ میں چھوڑ آئے تھے۔ قبضہ کر لیا۔ اگر کوئی مسلمان حج یا عمرہ کے لئے جاتا۔ تو اس کو روکتے۔ اور نیز مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاری کرتے رہتے۔ مدینہ کا سب سے بڑا رئیس عبداللہ بن ابی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہاں جانے سے چند ماہ پیشتر وہاں کے لوگ اس کو بادشاہ بنانے والے تھے۔ اہل قریش نے اسے لکھا۔ چونکہ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے

میں پناہ دی۔ اس لئے جنگ شروع ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ بہتر ہوگا۔ کہ آنحضرتؐ کو اپنے شہر سے باہر نکال دو۔ مگر مدینے کے لوگ زیادہ تر مسلمان ہو چکے تھے۔ اس لئے عبداللہ بن ابی ایسا نہ کر سکا۔

KHILAFAT LIBRARY

قریش کی ان مخالفتوں اور ریشہ دوانیوں سے مدینہ والے مسلمان خطرہ میں رہتے تھے۔ آنحضرتؐ خود راتوں کو جاگا کرتے تھے۔ اور بعض قوی مسلمانوں کو پہرہ دینے کے لئے مقرر کیا کرتے تھے۔ کیونکہ یہ خوف رہتا تھا۔ کہ رات کو مدینہ کی طرف سے حملہ نہ ہو جائے۔

قریش کا قافلہ تجارت کے لئے ہر سال ملک شام کو جایا کرتا تھا۔ اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا۔ مدینہ چونکہ راستہ میں تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے یہ سوچا۔ کہ ان کی تجارت روک دیں۔ تاکہ وہ عاجز ہو کر صلح کر لیں۔ کبھی آنحضرتؐ خود صحابہ کے ہمراہ قافلہ کو روکنے کے لئے جاتے تھے۔ اور کبھی کبھی دستے کو کسی کے ہمراہ روانہ فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ عمرو بن حضرمی جو قریش کا حلیف تھا۔ اپنے تین ساتھیوں کے ہمراہ اس طرف سے گزر رہا تھا۔ مہاجرین سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے عمرو کے تیر مارا۔ وہ مر گیا۔ اس کا ایک ساتھی بھی مر گیا۔ دو پکڑے گئے۔ اور مع مال و متاع مدینے پکڑ کر لائے۔ عمرو بن حضرمی کے قتل سے قریش کی آتش عداوت اور بھی بھڑک اٹھی۔

نتیجہ جنگ

ایک دفعہ پھر قافلہ قریش تجارت کے لئے ملک شام میں گیا۔ پھر قافلہ ابوسفیان سمیت ۳۰۔۴۰۔ آدمی قریش کے ان کے ساتھ روانہ ہوئے خرید و فروخت کرنے کے بعد جب مکہ کو روانہ ہوئے۔ تو مخبروں نے خبر دی۔ کہ حضرت محمد صلعم اپنے صحابہ کے ساتھ اس قافلہ پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اطلاع پاتے ہی ابوسفیان نے ایک تیز رفتار قاصد جلدی روانہ کیا۔ کہ وہ جا کر قریش کو اطلاع دے۔ کہ جہاں تک ان سے ہو سکے جلدی کمک کو پہنچیں۔ ورنہ ان کا تمام مال و متاع لٹ جائیگا۔ یہ خبر سنتے ہی اہل قریش بڑے جوش و خروش کے ساتھ مکہ سے روانہ ہو گئے۔

ابوسفیان اپنے قافلے کو ساحل بحر سے نکال کر لے گیا۔ اور ان قریش کے لوگوں کو جو کمک کے لئے آئے تھے۔ اطلاع دی۔ کہ وہ مکہ کو واپس چلیں۔ مگر ان کے ہمراہ ابوجہل بھی تھا جس نے بڑی نخوت سے انکار کیا اور کہا۔ کہ ہم بدر جہاں عرب کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے جا کر ٹھہرینگے۔ اور تین چار روز تک خوب دعوت کرینگے اور جشن منائینگے۔ تاکہ عرب کے لوگوں میں ہمارے آنے کی خبر ہو جائے اور ہماری طاقت ان پر غالب آجائے۔ (جس کے ساتھ تائید خدا ہو۔ وہ ایک بڑے بھاری لشکر پر غالب آسکتا ہے۔ خواہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ اب دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۵ مارچ ۶۲۴ء مطابق ۹ رمضان ۲ھ کو صحابہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کو لے کر مدینے سے باہر نکل آئے۔ وادی جا کر معلوم ہوا۔ کہ دشمنوں کا قافلہ صاف نکل گیا ہے۔ اور مکہ والوں کا ایک بڑا بھاری لشکر بدر کی طرف آرہا ہے۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ کیونکہ وہ جنگ کے ارادے سے نہیں نکلے تھے۔ اور اس بے سرو سامانی میں حملہ کو بھی مناسب نہ سمجھا۔

دوسرے حملہ نہ کرنے کی یہ وجہ تھی۔ کہ ان سے اس بات پر بیعت لی گئی تھی کہ اگر کوئی مدینے پر چڑھائی کریگا تو وہ اُس سے لڑینگے اور باہر جاکر ہم کسی پر بھی حملہ نہیں کرینگے ٭

آپ نے اپنے صحابہؓ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ دونو گروہوں میں سے کسی ایک پر ہم کو فتح دیگا۔ قافلہ نکل گیا ہے۔ اس لئے قریش پر کامیابی یقینی ہے ٭

یہ سُنتے ہی حضرت سعد بن معاذ رئیس انصارؓ نے کہا کہ "یا رسول اللہؐ! شاید آپ کا خطاب ہماری طرف ہے۔ اللہ شاہد ہے۔ کہ اگر آپ ہمیں سمندر میں کودنے کے لئے حکم دیں تو ہم بالکل تیار ہیں۔ یہ سُنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ کامیابی کی اُمید کے ساتھ آپ اس مختصر جماعت کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوگئے۔ پہلے وہاں جاکر چشمہ پر اُترے۔ حضرت سعدؓ کی رائے سے آنحضرتؐ کیلئے سائبان بنایا گیا تاکہ آپؐ اس میں قیام کریں ٭

۱۷ رمضان ۲ھ مطابق ۱۳ مارچ ۶۲۴ء کو شنبہ کے دن صبح کے وقت دونو فریق میدان میں اُتر آئے۔ مسلمانوں کی تعداد ۳۱۴ تھی جن میں ۸۳ مہاجرین اور باقی انصار تھے اور کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی ٭

دونو طرف سے صف آرائی ہوئی۔ آنحضرتؐ کے دست مبارک میں ایک تیر تھا۔ جس سے صفوں کو صاف کیا اور پھر وعظ فرمایا اور اُس کے بعد درگاہ قاضی الحاجات میں دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے اور اسی حالت میں دُعا کی "اے اللہ! اگر آج یہ تیرے چند عبادت گذار مٹ گئے۔ تو پھر تو کبھی دُنیا میں پوجا نہ جائیگا"۔ فرشتے نے آکر فتح کی خوشخبری دی آپ نے سر اُٹھایا اور یہ مژدہ لوگوں کو سُنایا ٭

عربی قاعدے کے مطابق جنگ شروع ہوئی مشرکین کی صفوں میں سے عتبہ بن ربیعہ جو قریش کا مشہور سردار تھا اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے ہمراہ باہر نکلا۔ ادھر سے انصاری اُن کے مقابلے کیلئے نکل آئے۔ عتبہ نے ان سے کہا۔ کہ ہم تم سے جنگ نہیں کرینگے۔ ہمارے مقابلے کے لئے ہم قوم یعنی اہل قریش کو آنا چاہیئے ٭

چنانچہ آنحضرتؐ کے حکم سے وہ واپس آگئے۔ اور ان کے مقابلے کیلئے یعنی عتبہ کے مقابلے کیلئے حضرت حمزہؓ۔ ولید کیلئے حضرت علیؓ اور شیبہ کیلئے حضرت عبیدہؓ) اہل قریش گئے ٭ عتبہ اور ولید کو حضرت حمزہؓ۔ اور حضرت علیؓ نے قتل کر لیا۔ لیکن شیبہ نے عبیدہ کو ایک گہرا زخم لگایا۔ حضرت علیؓ نے آگے بڑھکر شیبہ کو قتل کر ڈالا۔ اور عبیدہ کو اُٹھا کر آنحضرتؐ کی خدمت میں لائے ٭

پھر دونو طرف سے صفیں ٹوٹ پڑیں اور لڑائی ہونے لگی۔ قریش کے بہت سے سردار قتل ہوئے اور تقریباً ۹۰ آدمی گرفتار ہوئے۔ باقی بھاگ گئے اور جنگ تھوڑے ہی عرصے میں بند ہوگئی ٭

آنحضرتؐ کا ہر لڑائی میں یہ دستور تھا کہ دونو فریق کی جس قدر لاشیں ملتی تھیں دفن کرا دیتے تھے۔ چونکہ مشرکین کے کشتوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اِس لئے ایک بڑا گڑھا کھدوا کر سب کو اُسی میں ڈلوا دیا۔ پھر مع اسیران و مال و متاع مدینے کو روانہ ہوگئے ٭

راستے میں قیدیوں میں سے نضر بن حارث اور عقبہ دو شخص قتل کردیئے گئے۔ کیونکہ یہ دونو مسلمانوں کے جانی دشمن تھے اور وہ اپنے اشعار میں ان کی بے عزتی کیا کرتے تھے۔

اسیران جنگ کے پاس کپڑے نہ تھے۔ مدینہ جاکر آپ نے ان کے لئے کپڑے بنوا کر دئے۔ مکہ میں بدر کی شکست اور اس کے مقتولوں کا گھر گھر سوگ تھا لیکن ناموس کے خیال سے کوئی بلند آواز سے نہیں روتا تھا ٭

جو لوگ ظاہری سازو سامان کو فتح اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ ان کو اس جنگ سے ایک نہایت ہی عجیب و غریب سبق مل سکتا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی کُل تعداد ۳۱۴ تھی جن کے پاس تین گھوڑے اور ستر اونٹ تھے کفار کے پاس ایک ہزار کے قریب آدمی تھے ان میں سو سوار تھے۔ سامانِ جنگ بھی کافی تھا۔ باوجود اس کے صرف چند گھنٹوں کی لڑائی کے بعد مسلمانوں کو ایک ایسا غلبہ حاصل ہوا۔ کہ کفار کچھ مقتول اور کچھ گرفتار ہو گئے اور باقی جان بچا کر بے تحاشا بھاگ گئے ٭

خدا تعالیٰ نے پہلے ہی فتح کی خوشخبری دے دی تھی علاوہ ازیں اللہ پاک نے فرشتوں کی فوج مسلمانوں کی کمک کے لئے آسمان سے اُتار دی۔ جس سے مسلمانوں کے دل قوی اور مضبوط ہو گئے۔ اور کافروں پر ہیبت چھا گئی۔ کیونکہ مسلمان اپنی جان نثار کر دینے کو لازوال نعمت خیال کرتے تھے۔ اس لئے موت سے اُن کو کوئی خوف نہ تھا۔ بخلاف اس کے کفار میں یہ جذبہ پاک موجود نہ تھا۔ وہ محض انتقام اور کینہ کے جوش میں لڑ رہے تھے ٭

(ختم شد) خاکسارہ امۃ اللطیف اہلیہ ... نثیر

عالم نسواں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

KHILAFAT LIBRARY

وما ارسلناک الا رحمۃً للعٰلمین۔ لقد کان لکم فی اُسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاٰخر وذکر اللہ کثیراً ہ

معزز حاضرات و محترم بہنو! یہ خدائے تعالیٰ کا قانون اور حکمت ربانی ہے کہ انسان جو ضعیف البنیان انسان کے قوائے کی نشوونما کے لئے انبیاءؑ کو نیک نمونہ بنایا۔ اور اسکی ربوبیت نے انسان کی اُس فطری پیاس کو اُن مقدس نمونوں کے ذریعہ بجھایا۔ جس کو دنیا کی رہنمائی کے لئے آج ہر ملک و ملت نے اختیار کیا ہے۔ اور اسکی مشیّتِ ایزدی نے ہمیں زیورِ اخلاق سے مزیّن فرمایا اور اُس کی آبیاری اُن مستعد ہاتھوں سے کرائی کہ جنکی پاک زندگیاں خود اُسکے اخلاق کاملہ کا مظہر بن گئیں۔ پس ان مقدّس نمونوں میں ایک نمونہ یا اسوہ حسنہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

معزز بہنو! اس جلسہ کی اصلی غرض و غایت یہ ہے کہ ایک تو ہم خود اس مقدس دن کی یاد میں متحد ہو جائیں اور دوسرے ہماری ہمسایہ اقوام میں وہ رواداری پیدا ہو جسکے بغیر دنیا میں امن ناممکن ہے ٭

معزز حاضرات! ہمارے پیارے رسولِ خدا سردارِ دو جہان شافع کون و مکان کے احسانِ بیکران سے اس عالم کا ذرہ ذرّہ جھکا ہُوا ہے۔ لیکن میرے خیالِ ناقص میں حضورِ اکرمؐ کا سب سے بڑا احسان عظیم تو ہماری صنفِ نازک پر ہے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عورت کی ہستی کو نہایت ہی ذلیل تصوّر کیا جاتا۔ اور اسکو زندہ درگور کرنا باعث افتخار سمجھا جاتا اور اسپر طرح طرح کے مظالم روا رکھے جاتے تو دُنیا کا عیش آرام غیر از ضروری تھا۔ کیونکہ اس زمانہ

میں یہ خیال عام تھا کہ عورت بے رُوح ہے۔ سوسائٹی میں اسکی کوئی عزت نہ تھی۔ بحیثیت بیوی کے وہ شوہر کی ملکیت گنی جاتی۔ اور وراثتاً منتقل بھی کر دی جاتی۔ ذرہ ذرہ سی بات پر طلاق دیدینا گویا معمولی بات تھی۔ غرض اسی طرح کے سینکڑوں مظالم ساری دنیا میں اس کمزور بے بس ہستی پر ڈھائے جاتے۔ یہ مظالم صرف عربوں کے لئے ہی مخصوص نہ تھے بلکہ ساری دنیا کی عورتیں اس قسم کے مظالم کا شکار تھیں۔ جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ ایام ماضی میں یہ خیال عام تھا "عورت شیطان کا آلہ ہے" عورت شر کی بیٹی سلامتی کی دشمن ہے۔ عورت شیطان کا بازو اور اسکی آواز سانپ کی آواز ہے۔ عورت بچھو کے مانند ہے جو ہر وقت نیش زنی کرنے کو طیار رہتا ہے۔ عورت جھوٹ کی بیٹی جہنم کی پاسبان ہے اور پھر ہمارے ہندوستانی بھائیوں نے بھی ہندی غریب بہنوں پر کچھ کم ظلم وستم نہیں کیئے۔ بلکہ انہوں نے بھی نہ صرف بیٹی کو حق وراثت سے محروم کر دیا۔ بلکہ اسکی پیدائش کو اپنے لئے ننگ و عار سمجھتے۔ بیوی کو لونڈی سے بدتر خیال کیا جاتا۔ اور ان کی دلی آرزوؤں اور قلبی تمناؤں کی ذرا بھی پروا نہیں کی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر نہ صرف بیوہ عورت کی دوبارہ شادی کرنا لعنت خیال کیا جاتا۔ بلکہ وہ مُردہ خاوندوں کے ساتھ زندہ جلادی جاتیں۔ الغرض یہ دنیا کی ذلیل سے ذلیل ہستی مانی جاتی۔ میری بہنو! مجھ میں اتنی تاب وسکت نہیں ہے کہ میں اپنی ہم جنس بہنوں کی مظلومیت کا حال کھول کر بیان کروں

ہزار ہزار سلامتی و درود ہو اُس مبارک و مقدس وجود پر جس کی رحیم وکریم ہستی نے آج زندہ درگور ہونیوالی عورتوں اور اپنے باپ کے ترکے سے محروم ہستیوں کو وہ حق مساوات دلوا دیا کہ وہ اپنے باپ کی جائداد میں اس طرح کی حقدار ہیں جس طرح سے انکا بھائی اور ساتھ ہی حق آزادی بھی۔ پھر تعلیم نسوان کو ایسا ہی قرار دیا جیسا کہ مَردوں کی تعلیم۔ معزز بہنو! یہی نہیں بلکہ ایسے والدین کو جو اپنی بیٹیوں کی اچھی طور پر پرورش کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔ محشر میں اپنا ساتھی بتایا۔ اور دنیا و دین کی بہتر سے بہتر خیرات لڑکی کی مدد کرنے اور اُس کی خبر گیری کرنیکے مساوی ٹھیرایا۔ پس معزز و محترم بہنو! دنیائے عالم کی بیٹیوں پر اُس رحمۃ للعالمین کی رحمت عام کی یہ ایک بے مثل نظیر ہے۔ اللّٰھم صلّ علی محمد ٭

پھر وہ بیوی جس کو لونڈی سے بدتر اور حقیر خیال کیا جاتا تھا۔ اُس کی وقعت کو بڑھانے اور اس کی عزت کو برقرار رکھنے اور اسکے جذبات کی پاسداری کا حکم اس طرح دیا ہے کہ (وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً) اپنی بیبیوں سے نیک سلوک کرو اگر وہ تمہیں پسند نہ ہوں تو بھی ممکن ہے کہ تم جس چیز کو ناپسند کرتے ہو اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بہت ساری خوبیاں رکھی ہوں۔ سبحان اللہ کیسی پیاری تعلیم ہے دیکھیئے اُس مجسم رحیم وکریم ہستی نے جہاں مَردوں کا تذکرہ فرمایا ساتھ ہی عورتوں کا بھی ذکر کیا اور اس طور سے عورتوں کو مساوات کا درجہ عطا فرمایا۔ جزا و سزا جو دنیا و عقبیٰ سے تعلق رکھتے ہیں (ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات۔۔۔۔ اعد اللہ لھم مغفرۃ و اجراً عظیماً) پھر اسکی عزت کو مَردوں کے دل میں

جاگزین کرنے کے لئے فرمایا ھن لباس لکم وانتم لباس لھن) تم ان کی پوشاک اور وہ تمھاری پوشاک ؛

میری بہنو دیکھو! کیسے وسعت قلبی کے ساتھ دونو کے نیک افعال کا اجر برابر بتایا گیا ہے ؛

معزز حاضرات! ہمارے رسول مقبول صلی اللہ وآلہ وسلم نے نہ صرف اپنی اُمّت کو ایسا سبق پڑھایا بلکہ اُس محبوب کبریا نے اپنی ازواج مطہرات سے بہتر سے بہتر حسن سلوک کر کے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے۔ اور فرمایا (خیر کم خیر کم لاھلہ) تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا سلوک اپنی بیوی سے سب سے اچھا ہے پس یہ سب اُس ہادیٔ برحق شافع محشر کا فیض عام ہے کہ لونڈی کو ملکہ بنایا ؛

میری معزز بہنو! غور کا مقام ہے کہ اس ماں کو جسکے پیٹ سے پیدا ہونے والے بیٹوں نے عورت کی ہستی کو شیطان کا آلہ وغیرہ وغیرہ بنایا تھا۔ قربان جاؤں اُس مُحسنِ اعظم رحمۃ للعالمین مظلوموں کے بیکسوں کے والی سردارِ دو جہان سلطان عرب کے جس نے ماں کے اعلیٰ اور ارفع مقام کے متعلّق فرمایا۔ کہ جنّت تمھاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے اور پھر کیسی پیاری دُعا اور مقدّس نصیحت فرمائی :-

وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا، إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا - یعنی ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اور اگر تمھارے سامنے ان میں سے ایک یا دونو بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اف نہ کرنا اور نہ جھڑکنا اور اُن سے بات کرنا نرمی کے ساتھ اور مہربانی سے اپنی عاجزی کا بازو جھکا دے ان کے لئے اور دُعا کر اے میرے رب رحم کر میرے ماں باپ پر جیسے ان دو نے رحم کیا مجھ پر اور جب میں چھوٹا تھا)

یہ وہ پاک تعلیم ہے جس کو ہمارے پیارے رسولِ خدا نے دُنیا کے فرزندوں کو دی۔ آج نامِ نہاد تہذیب و تمدّن کے دلدادہ بھی اس اعلیٰ و اکمل تعلیم کو دنیا کی ایک بے نظیر تعلیم قرار دیتے ہیں چنانچہ کسی مشہور عیسائی مؤرخ کا قول ہے کہ:-

"(سیّدنا) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کی تھی اس کی قانونی ہستی قائم ہوئی جس کی بناء پر وہ مالی وراثت میں حصّہ کی حقدار ہے اور خود اقرار نامہ کرنے کے قابل ہے اور برقعہ پوش مسلمان خاتون کو ہر ایک شعبہ زندگی میں وہ حقوق حاصل ہیں جو آج بیسویں صدی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ آزاد عیسائی عورت کو حاصل ہیں"

(منقول رسالہ نیرنگ خیال ۱۶ ر مئی)

پس میری بہنو! آج دنیا کے بڑے سے بڑے مذاہب والوں نے اُس کے دامن رحمت میں پناہ لی ہے مثلاً یورپ اور امریکہ میں طلاق کا جواز قبول کر لیا گیا۔ بعض علاقوں میں پردہ نسواں کی اہمیّت مانی جانے لگی ہے ؛

بیشک آج اُس رحمۃ للعالمین کی بعثت کے طفیل عورت کی مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا اور اس طور سے اس کو اپنے دردِ دائمی سے سکھ اور راحت کی ایک حیات بخش کروٹ نصیب ہوئی ؛

الغرض میری بہنو! اُس نے اپنے اخلاق کاملہ شفقت اعلیٰ وارفع سے دُنیا کے آگے ایک بے نظیر اسوہ حسنہ چھوڑا اور اس کی رحیمیت نے ایک ایسی ہستی کو جسکو ذرہ بے حقیقت خیال کیا جاتا تھا اپنے مردوں کی زندگی میں برابر کا ساتھی بنادیا۔ پس میری بہنو! کتنی عزّت واحترام اور کتنی محبّت وستائیش کے قابل وہ مقدّس اور مبارک وجود ہے جو آسمان کے نیچے ہمارا سب سے بڑا محسن ہے۔ پس ہم اس مبارک ہستی کی جسقدر حمد وستائیش کریں تھوڑی اور جسقدر تعریف و توصیف کریں کم ہے ہم اس سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں کہ خدا اور اسکے ملائکہ اور نیک بندوں کے شریک اور ہم نوا ہو جائیں۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۰ خاکسارہ ناچیز سلیمہ بیگم حیدرآباد دکن

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر سے واپس تشریف لے آئے

"حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مع اہل وعیال یکم اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بخیر و عافیت واپس رونق افروز قادیان دارالامان ہوئے۔ خواتین جماعت احمدیہ بھی زیر انتظام لجنہ اماء اللہ ریلوے سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھیں۔ ۵ ر اکتوبر ۵ بجے شام کے لجنہ اماء اللہ نے ایڈریس پیش کیا اور حضور کو مع رفقاء سفر ٹی پارٹی دی۔ مندرجہ ذیل ایڈریس محترمہ عزیزہ رضیہ نے پڑھا۔ جس کا جواب حضور نے ایک مختصر تقریر میں دیا:

ایڈریس لجنہ اماء اللہ

سیدنا و امامنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حضور کو سفر کشمیر سے بخیر و عافیت مراجعت فرمائی پر **خوش آمدید** کہتی ہیں اور حضور و حضور کے اہل بیت کی خدمت میں ہدیۂ **مبارک باد** پیش کرتی ہیں!

سیدنا! ہمیں یقین ہے کہ حضور کا یہ سفر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **صداقت** کے ایک **زبردست نشان** کے ظہور کا سبب ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو آپ کے خاندان کی **حفاظت** کے وعدے کیئے ان کی سچائی روشن ہو گئی ہے۔ اہل بصیرت اور کامل ایمان رکھنے والوں کیلئے آپ کا یہ سفر ترقیٔ ایمان کا سبب ہے۔ کہ نہ صرف خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا بلکہ برکات مسیح موعودؑ کی تجلیات کا ظہور اسی وادیٔ کشمیر میں ہوا۔ جس میں کہ سینکڑوں سال قبل خدا تعالیٰ نے مسیح ناصریؑ کو اس کے دشمنوں سے **پناہ** دی تھی مگر مسیح ناصریؑ کو تو وادیٔ کشمیر میں خدا تعالیٰ نے اس کے دشمنوں سے بچایا تھا اور مثیل مسیح علیہ السلام کی **برکت** سے وادیٔ کشمیر کو بچایا ہے!!! کاش کہ باشندگانِ خطۂ کشمیر اپنے اس نجات دلانے والے کو پہچانیں جو کہ ان کے لئے ایک تباہ کن سیلاب سے نجات دلانے کا ذریعہ بنا ہے اور **ظاہری نجات** کو حاصل کرنے کے بعد وہ **روحانی نجات** کے لئے اس کا ہاتھ پکڑیں جو کہ انکو سیلاب کفر

سے بچا کر ابدی زندگی کا وارث بھی بنا سکتا ہے ÷

سیدنا! جماعت احمدیہ کے لئے یہ ایک آزمائش کا وقت تھا اور ان کے ایمانوں کا امتحان تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر سچا ایمان رکھنے والا اس طوفان کی خبروں سے ہرگز مایوس نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اسے اپنے سچّے نبی کے وعدوں پر یقین کامل ہے ÷

خدا تعالیٰ کی نصرت موعودہ ان دنوں اپنی پوری تجلّی سے ظاہر ہوئی۔ اور وہ دونو طرف کام کر رہی تھی۔ کیونکہ فتنہ مذبح قادیان کے دوران میں خدا تعالیٰ نے مدینۃ المسیح علیہ السلام کو ہر طرح محفوظ رکھا۔ اور دارالامان کا مقدّس نام اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمکا۔ گو فتنہ پردازوں نے امن شکنی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا تھا ÷

KHILAFAT LIBRARY

سیدنا! جہاں انجمن عالیہ احمدیہ قادیان کے کارکن صاحبان نے اپنے ضروری فرائض انجام دینے میں بڑھ چڑھ کر سرگرمی دکھائی ہے اور اس فتنہ کے دنوں میں نہایت استقلال اور ضبط سے کام لیکر امن و امان کو قائم رکھا ہے۔ وہاں حضور کی خادمات جن کو آپ نے اپنے مبارک ہاتھ سے سلک لجنۃ اماء اللہ میں منسلک کیا ہے۔ وہ بھی آپ کی غیبوبیت میں اپنے اہم فرائض کو انجام دینے میں اور خدمت قومی میں اپنی استطاعت کے برابر حصّہ لینے میں پیچھے نہیں رہیں۔ بلکہ پہلے سے زیادہ سرگرمی سے کام میں لگی رہی ہیں جو کہ ہماری معزز قائم مقام پریذیڈنٹ لجنۃ اماء اللہ اُمِّ داؤد صاحبہ کی مساعیٔ جمیلہ کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنے افعال اور اقوال کے ساتھ لجنۃ اماء اللہ میں ایک نئی رُوح پھونک دی ہے۔ سب سے پہلا کام مستقل دفتر لجنۃ اماء اللہ کا قیام ہے۔ پھر آپ نے مختلف صیغہ جات بنائے جو کہ کارکن ممبرات کے سپرد کئے گئے۔

اور سب سے اہم کام قیامِ درس گاہ لجنۃ اماء اللہ ہے جس میں اسوقت ۳۵ طالبات عورتیں اور بچیاں تعلیم پا رہی ہیں۔ یہ درس گاہ قریباً ایک ماہ سے جاری ہے، اس میں ترجمہ قرآن مجید و حدیث شریف اور کتب مسیح موعود علیہ السّلام کے علاوہ کچھ انگریزی اور ادیب عالم کی تعلیم بھی جاری ہے۔ ماہواری جلسے بھی نہایت کامیابی سے ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ کے اہتمام میں خواتین قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ بھی ہوا۔ جس میں مذبح قادیان و مسلمانان فلسطین کے لئے قرار دادیں پاس ہوئیں ÷

سیدنا! لجنۃ اماء اللہ ترقی کی پیاسی ہے۔ اور آپ کی توجہ و رہنمائی کی پہلے سے زیادہ محتاج ہے۔ اور اس بات کی متمنّی ہے کہ حضور ہمیشہ اپنی خاص دعاؤں اور ہدایات سے امداد فرماتے رہیں!

کیا آپنے اس سال کا چندہ مصباح ادا کر دیا ہے؟

کیا آپنے اس سال مصباح کو کوئی نیا خریدار دیا؟

کیا آپنے مصباح کے لئے کوئی اچھا سا مضمون لکھا؟

یہ سوالات ہیں جن کا عملی رنگ میں جواب دینا ہر خریدار مصباح کے لئے ضروری ہے ÷

جواب ایڈریس

(خلاصہ)

مَیں پہلے تو ممبرات لجنہ کا اپنی طرف سے اور اپنے خاندان اور اپنے ہمراہیوں کی طرف سے اس دعوت کے متعلّق شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہماری آمد پر دی گئی ہے۔

اس کے بعد جو لجنہ اپنے کام کو وسیع کرنے کے متعلّق کر رہی ہے اسکی نسبت ایک بات کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ انجمنوں کی زندگی دراصل قانون کی زندگی ہوتی ہے کسی ایک فرد سے کام لیکر بہت سے افراد کے ہاتھوں میں کام دینے کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ افراد متحدہ جدوجہد کے احترام کے عادی ہو جائیں۔ اور ان کے اندر یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ اگر کسی وقت ایک لیڈر سے انجمن محروم ہو جائے۔ تو کام کے تسلسل فرق نہ پیدا ہو۔ اس غرض کو پورا کرنے کیلئے یہ اہم اور ضروری بات ہوتی ہے کہ ہمیشہ قانون کی پابندی کیجائے۔ اور قانون کی پابندی کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ قانون مقررہ الفاظ میں موجود ہو۔ جہاں لجنہ کی ممبرات اپنے کام کو وسیع کرنے کیلئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ وہاں انہیں اپنے ہی قانون سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے۔ اسی ایڈریس میں جو اسوقت پڑھا گیا ہے ایک سکول کا ذکر ہے۔ مگر میرے پاس لجنہ کی جو رپورٹ پہنچتی رہی ہے اسمیں اس کا ذکر اس رنگ میں نہیں تھا۔ ممکن ہے۔ لجنہ نے اسکے متعلق ریزولیوشن پاس کیا ہو۔ اور مجھے وہ ریزولیوشن نہ پہنچا ہو۔ مگر جو پہنچا۔ اسمیں اور جس بات کا اسوقت ذکر کیا گیا ہے۔ بہت فرق ہے۔

پس ممبرات لجنہ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ قانون پاس کرنے سے قبل کوئی کام نہ شروع کریں۔ خواہ وہ کام کتنا ہی اعلیٰ اور کتنا مفید ہی کیوں نہ ہو اور میں تو کہونگا۔ اگر جہاد بھی لجنہ کے فیصلہ پر منحصر ہو۔ تو فیصلہ سے قبل وہ بھی شروع نہیں ہونا چاہیئے +

دوسری بات جسکی طرف مَیں لجنہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ جب کوئی جماعت نظام کے ماتحت کام کرنا شروع کرتی ہے۔ تو چونکہ وہ پہلے نظام کے ماتحت کام کرنیکی عادی نہیں ہوتی۔ اس لئے کام کرنیوالوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ ایسے اختلافات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس قسم کے اختلاف سے نظام کی وہ خامیاں ظاہر ہوتی ہیں جو ابتدائی کاموں میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ قانون کی خامیاں وکلاء کے بالمقابل کھڑے ہونے سے ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس طرح قانون مکمّل ہوتا چلا جاتا ہے پس اگر لجنہ کے کاموں میں اختلاف پیدا ہو۔ تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اختلاف کی طرف توجہ دلاتا اور دوسرے کی خامیاں ظاہر کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ قانون مکمّل ہوتا جاتا ہے۔ اور قانون کے مکمّل ہونے سے کام کو پختگی حاصل ہوتی جاتی ہے پس اختلاف سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اسکی قدر کرنی چاہیئے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اختلاف اُمتی رحمة۔ میری اُمت میں اختلاف رحمت ہے۔ یہ ایسا اختلاف ہے۔ جو ایک نظام کے ماتحت۔ ایک انجمن کے ماتحت اور خلافت کے ماتحت کیا جائے ؁۔ وہ تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ ہر فریق جب یہ کہے۔ کہ ہمیں جو اختلاف ہوگا۔ وہ جب قانون اور نظام کے خلاف ہوگا۔ ہم اُسے چھوڑ دینگے۔ اور نظام کے ماتحت کام کرینگے۔ تو ایسا اختلاف نقصان کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ فائدہ رساں ہوتا ہے۔

ص اور جو اختلاف انجمن کے خلاف اور خلافت کے خلاف کیا جاوے

ممبرات لجنہ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ انکے سامنے کاموں کا بہت بڑا میدان پڑا ہے۔ اور انکے کرنیکے کے ایسے ایسے کام ہیں۔ جو ابھی ان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتے۔ ایک زمانہ تھا۔ جب مَیں ممبرات لجنہ کے سامنے تقریر کرتا اور بتاتا۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے۔ تو ممبرات تقریر سُن کر کہتیں۔ ہم خوب اچھی طرح تقریر سمجھ گئی ہیں۔ مگر یہ تو بتایا جائے۔ ہم کام کیا کریں؟ مَیں پھر تقریر کرتا۔ اور پھر انکی طرف سے یہی سُنتا۔ کہ ہم نے سب باتیں سُن لی ہیں۔ مگر جو کام ہمیں کرنا چاہیئے۔ وہ بتایا جائے؟

میں ان کی بات پر حیران ہوتا۔ کہ میں نے تو انہیں دنیا بھر کے کام بتا دیئے ہیں۔ مگر یہ کہہ رہی ہیں۔ بتاؤ ہم کیا کام کریں۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ ان میں کام کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے جوش سے کام شروع کئے ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ ان امور کے ساتھ اختلاف کا ہونا بھی لازمی ہے انکو برداشت کرنیکی عادت ڈالنی چاہیئے۔ وہ قوم جو ایسے اختلاف کو جو اصولی نہیں ہوتے برداشت نہیں کرتی اور اختلاف کرنیوالوں کو اپنے ساتھ نہیں ملاتی۔ بلکہ علیحدہ ہو جانے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

مسلمانوں کی تباہی کا بہت بڑا باعث یہی ہے۔ کہ جسے کوئی اختلاف ہو۔ اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر اختلاف اصولی نہیں نظام کو نہیں توڑتا۔ اور اصل جڑ پر ضرب نہیں لگاتا۔ تو اس کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر اختلاف اصولی ہو۔ اس کا جڑ پر حملہ ہو۔ تو ایسا اختلاف کرنیوالے کو علیحدہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے جیسے اس عضو کا کاٹنا ضروری ہوتا ہے۔ جس میں ایسے جراثیم پیدا ہو جائیں۔ جو سارے جسم کو تباہ کر دینے والے ہوں۔

اس کے بعد چونکہ اس ایڈریس میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو یہاں پیش آیا۔ اور جو مذبح کا واقعہ ہے۔ اسکی طرف میں اپنی تقریر کا رُخ پھیرتے ہوئے لجنہ کو مخاطب کرتا ہوں۔ لجنہ اماء اللہ میں گو ایسی عورتیں نہیں ہیں۔ جن کی اولاد ہو۔ یا جوان اولاد ہو۔ الا ما شاء اللہ۔ لیکن بوجہ اسکے کہ یہی عورتوں کی قائم مقام ہیں۔ اسلئے میں اس فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جو اس زمانہ میں عورتوں پر عائد ہوتا ہے۔

ہماری جماعت اس موقعہ پر با امن جماعت رہی ہے۔ اب بھی با امن ہے اور با امن رہیگی۔ مگر اسکے یہ معنی نہیں۔ کہ ہم کسی جبر سے اپنے حقوق چھوڑ دیں اور انکی حفاظت نہ کریں۔ دنیا میں سب سے بڑھکر با امن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ مگر آپ کی آخری عمر لڑائیوں میں ہی گذری دراصل امن اور جنگ متضاد نہیں۔ بعض دفعہ امن اور جنگ ایک ہی ہوتا ہے بعض دفعہ جنگ امن کے خلاف ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ جنگ ایک حد تک امن کے خلاف ہوتی ہے۔ اور ایک حد تک اس کے موافق۔ بعض دفعہ امن کے قیام کے لئے جنگ کرنی پڑتی ہے۔ اور بعض دفعہ امن کی بربادی کے لئے جنگ کیجاتی ہے اور بعض دفعہ بین بین حالت ہوتی ہے۔ یعنی نیت تو امن قائم کرنیکی ہوتی ہے لیکن فعل امن کو برباد کرنے والا ہوتا ہے۔ یا نیت تو امن کو برباد کرنیوالی ہوتی ہے لیکن فعل امن قائم کر دیتا ہے۔ پس جبکہ قیام امن کے لئے جنگ بھی ضروری ہوتی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری اولادیں بہادر اور مضبوط دل کی ہوں۔ ہمارے ملک میں بہت بڑی مصیبت یہ ہے کہ جب مردوں کیلئے کوئی خاص کام کرنیکا وقت آتا ہے تو عورتوں میں شور پڑ جاتا ہے۔ کہ ہمارے بچے۔ ہمارے بھائی ہمارے خاوند۔ ہمارے دوسرے رشتہ دار تکلیف میں مبتلا ہو جائینگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں مرد جری اور بہادر ملے تھے۔ وہاں عورتیں بھی نہایت قوی دل اور مضبوط حوصلہ والی ملی تھیں یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے غلاموں نے بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ ورنہ اگر میدان جنگ میں جانیکے لئے گھر سے نکلنے والا مرد گھر میں روتی ہوئی ماں۔ چلاتی ہوئی بیوی اور بیہوش بہن کو چھوڑ کر جائیگا۔ تو کوئی بہادرانہ کام نہیں کر سکیگا۔ کیونکہ اسکے دل پر غم کا بادل چھایا ہوا ہوگا۔ معلوم نہیں۔ گھر میں کیا کہرام مچا ہوا ہوگا۔ لیکن اگر وہ گھر والوں کو ہشاش بشاش چھوڑ کر جاتا ہے۔ تو اس کا دل خوش ہوگا۔ اور وہ سمجھیگا۔ میں اپنے گھر میں کسی کو افسردہ دل نہیں چھوڑ آیا۔ اور اس خوشی میں وہ پوری طرح جانبازی دکھا سکیگا۔

ہماری جماعت جوں جوں ترقی کر رہی ہے۔ اسکے سامنے نہایت اہم کام آرہے ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے ہمیں آگے قدم بڑھانے کیلئے کیا کیا قربانیاں کرنی پڑینگی۔ اور خدا ہی جانتا ہے۔ کتنے مستقبل قریب میں

مضمون نگار بہنیں توجہ کریں

یہ خوشی کی بات ہے کہ اب بہنیں مضمون نگاری کی طرف زیادہ متوجہ ہو رہی ہیں۔ لیکن بعض نومشق لکھنے والیاں بعض غلطیوں کی مرتکب ہوتی ہیں۔ دراصل میرا مضمون کہلانے کا وہی مستحق ہو سکتا ہے۔ جو کہ میرے دل کی تحریک میرے دماغ کے جذبات میری ہی قلم کے ذریعہ صفحۂ کاغذ پر میری ہی محنت سے مزین ہوں میرے خاوند کی بلند پروازیاں۔ میرے بیٹے کی قابلیتیں میرے بھائی کی لیاقتیں۔ میرے باپ کے تجربات چاہے وہ میرے باپ کے تجربات چاہے وہ میرے ہی قلم سے کیوں نہ ظاہر ہوں دراصل میرے مضمون کہلانے کے حقیقی مستحق نہیں ہو سکتے۔ نہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ مضمون تو ایک ہو۔ اور مضمون نگار نیچے دو شخصوں کا نام ہو۔ اور یہ بھی قابل اعتراض بات ہے۔ کہ کسی کتاب میں سے کوئی عبارت نقل کر کے یا کسی کا مضمون نقل کر کے اپنا نام نیچے لگا کر مضمون اپنا ظاہر کیا جاوے۔ چنانچہ ۱۵ ستمبر کے مصباح میں بھی ایسا ہی ہوا ؛

افضل بیگم مسز محمد عمر از جہی

وفات حسرت آیات

میرا پیارا انور میرے دل کا سہارا انور ۱۲ ستمبر بروز جمعرات صبح ۹ بجے ہم سب سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ ہائے افسوس یہ صدمہ دل سے سہا نہیں جاتا۔ اپنے سب بھائیوں میں خوبصورت تھا۔ عمر کے لحاظ سے قد بہت لمبا۔ اس کی عمر سترہ سال تھی۔ ایف۔ اے میں پڑھتا تھا۔ بہت ہوشیار جب سے مدرسہ میں داخل ہوا تھا کبھی فیل نہ ہوا تھا۔ میرے خدا کو میرے واسطے ایسا ہی منظور تھا۔ شکر ہے اس کی جدائی کا قلق میرے دل کو سخت ہے۔ دل سے اس کا خیال ایک پل کو نہیں بھولتا۔ تپ دق میں مبتلا ہو کر پانچ مہینے کے اندر ہم سے اپنا منہ چھپا لیا ؛

امرتسر میں پڑھتا تھا۔ جب چھٹیاں گذارنے کے لئے میرے پاس ڈیرہ دون آتا۔ تو اپنے چھٹیوں کے دن بڑے خوشی سے گذارتا۔ اس کی محبت بھری باتیں میرے دل کو بہت بیقرار کر رہی ہیں۔ اپنی بیماری کے ایام بھی اس نے میرے پاس ڈیرہ دون میں گذارے۔ بڑے حوصلے کے ساتھ کبھی میری بات کو برا نہیں مانتا تھا۔ اس میں بہت خوبیاں تھیں۔ شاید اسی واسطے وہ ہم سے جدا ہو گیا۔ اللہ کے گھر میں اس کی زیادہ ضرورت تھی ؎

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

بیگم قاضی محمد اکرم انسپکٹر پولیس حلقہ ڈیرہ دون ؛

لجنہ اماء اللہ منٹگمری

مورخہ ۸ ستمبر بروز اتوار بوقت صبح سات بجے قادر منزل منٹگمری اجلاس لجنہ اماء اللہ زیر صدارت جناب اہلیہ صاحبہ ڈپٹی محمد شریف صاحب کے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عاجزہ نے کی۔ بعد ازاں اہلیہ صاحبہ سید غلام حسین صاحب نے ایک نعت سنائی۔ پھر عاجزہ نے ایک مضمون نماز پر سنایا۔ اس کے بعد آمنہ بیگم بنت سید غلام حسین صاحب نے ایک نظم سنائی۔ بعد میں بہن حفیظہ بیگم صاحبہ بنت سید محمود شاہ صاحب نے ایک مضمون سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سنایا۔ اس کے

بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے پردے کے انتظام میں لیکچر دیا۔ اور بہنوں نے بہت پسند کیا۔ اور عاجزہ نے مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش کیں۔ جو کہ باتفاق آراء منظور ہوئیں :- (۱) یہ کہ جلسہ گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ ملزمان واقعہ انہدام مذبح قادیان کے ساتھ مناسب کارروائی کی جائے۔ اور چونکہ قصبہ قادیان کی مسلم آبادی ہندو کی آبادی سے غیر معمولی طور پر زیادہ ہے۔ اس لئے بہت جلد مسلمانوں کو ذبح گائے کی اجازت دی جائے ؛

(۲) ہم علی الاعلان کہتی ہیں۔ کہ ہمیں ان مطالبات سے جو کپتان محمد حیات خان صاحب اور چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر نے سائمن کمیشن کے سامنے پیش کئے ہیں۔ قطعاً اتفاق نہیں۔ کیونکہ ان میں ایک بڑی حد تک ہماری حقوق تلفی ہوئی ہے ؛

غرض دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا تعداد حاضرات ۴۲ تھیں۔ غیر احمدی بہنیں بھی شریک جلسہ تھیں خاکسار محمودہ بیگم احمدی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ منٹگمری بنت سید غلام حسین صاحب ؛

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

ہماری لجنہ کا نواں اجلاس بر مکان حکیم محمد دین صاحب بوقت ۸ بجے صبح مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۹ء منعقد ہوا۔ تعداد حاضری قریباً ۲۵ مستورات تھیں۔ مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں آئی محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم معہ ترجمہ سنائی پھر نصرت آرا بیگم دختر بابو اسمٰعیل صاحب نے صداقت مسیح موعود پر تیار کیا ہوا مضمون سنایا۔ بعد ازاں عزیزہ امۃ العظیم وخاکسار نے شاہنامہ اسلام میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ہجرت سنایا۔ بعد نظم خاکسار نے دستکاری کی تحریک کی اور مصباح میں سے محترمہ عزیزہ رضیہ گل محمد صاحب کا مضمون پڑھ کر سنایا ؛

پھر عزیزہ محمودہ خاتون وخاکسار نے نعت خوانی کی۔ اور عزیزہ امۃ الصمد بیگم وامۃ الرحمان نے یکے بعد دیگرے مسیح موعود کی دو تقریروں کا کچھ حصہ پڑھا۔ پھر ایک غیر احمدی بہن نے نعت شریف سنائی۔ آخر میں ۲ چھوٹی بچیوں نے نظمیں پڑھیں اور چندہ کی ادائگی پر قریباً گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔ والسلام - خاکسار سلمہ خاتون - گوجرانوالہ

KHILAFAT LIBRARY

لجنہ اماء اللہ دہلی

ہمارا ماہواری جلسہ خدا کے فضل سے ۱۵ ستمبر بوقت ۳ بجے بابو اعجاز حسین صاحب کے مکان پر ہوا۔ کارروائی حسب ذیل ہے۔ تلاوت قرآن شریف جناب والدہ لطیف احمد صاحب نے کی۔ اس کے بعد پھر اس عاجزہ نے وفات مسیح ناصری پر اپنا مضمون سُنایا۔ اور نظم تبلیغ رسالت پڑھی۔ اس کے بعد جناب اہلیہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے مضمون خاتم النبیین پر پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد جناب صدر صاحبہ نے تربیت اولاد پر اپنا مضمون سنایا۔ ایسے طریق سے مضمون لکھا تھا۔ جو تبلیغی رنگ بھی رکھتا تھا۔ جس کا اثر سامعین پر اچھا پڑا۔ اس کے بعد جناب اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب کا لیکچر ہوا جس میں انہوں نے کئی دلائل اور حوالوں سے مسیح کی وفات ثابت کی۔ اس کے بعد لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ اس کے بعد چندہ جمع ہوا پھر لجنہ کی ترقی کے لئے سب نے توجہ سے دعا کی۔ اور خیر و خوبی سے جلسہ برخاست ہوا ؛ خضر سلطان بیگم جائنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی

KHILAFAT LIBRARY

میری دُعا

اے رحمٰن اے رحیم - اے کریم - اے مالک - اے خالق - اے قادر - اے غالب واسطے اس شفیع المذنبین کے اس انیس الغریبین کے اس رحمۃ عالمین کے اس ناچیز بندی اس ناکارہ ہستی اس حقیر نفس اس نالائق وجود کو جس کا تو اندر سے باہر سے ظاہر سے باطن سے ماضی سے مستقبل سے حقیقی واقف و محرم راز ہے -

اے خالق ارض و سما اے مالک ہر دو سرا
دانی تو آں دردمرا کز دیگراں پنہاں کنم

میرا قلب ایک نہایت ہی اضطراب کی حالت میں تیرے حضور گڑگڑاتا ہوا حاضر ہوتا ہے ایک نظر شفقت کا امیدوار تیری عنایت خاص کا طلبگار ہے - اے میرے مخفی در مخفی اور نہاں در نہاں رازوں سے واقف - میرے معبود حقیقی - تو میری مدد فرما جیسی کہ تو ہمیشہ نفس کے ہر لمحہ میں زندگی کے ہر لمحہ میں - حیات کے ہر دور میں میری مدد فرماتا رہا - مایوسی کی انتہائی ساعتوں میں نا امیدی کی آخری گھڑیوں میں جبکہ دنیا مجھ پر تاریک اور تیرا وسیع عالم میرے لئے تنگ ہو رہا تھا جبکہ دوست عاجز اور دشمن غالب ہو چکے تھے جبکہ میرا جہاز زندگانی کشمکش حیات کی گہرائیوں میں پھنس چکا تھا جبکہ دنیا کے سانپ اور بچھو مجھے نیست و نابود کر دینے والے تھے جبکہ زبردست اپنی طاقتوں کے گھمنڈ پر اپنے جتھوں کے بھروسے پر زیردستوں پر دست ظلم دراز کرنے والے تھے - اے میرے جاہ و جلال والے اے شان و شوکت والے - دبدبہ و صولت والے خدا تیرے ہی دست کرم نے میری رہنمائی کی تیری ہی طاقتور ہاتھوں نے مجھ پامال کی گئی کو اٹھایا - میرے نیم مردہ جسم کو توانائی دی - میرے ناقص دماغ کو تروتازگی بخشی - میرے احساسات کو نزاکت میرے جذبات کو رفعت - میرے خیالات میں بلندی پیدا کر دی - اور کیوں نہ ہو جبکہ تیری ہی والاشان میں کسی نے کہا ہے - ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب ● گبرو ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم ● توکہ با دشمناں نظر داری

لیکن آقائے نامدار باوجود تیرے اس جود و کرم کے میں اپنی حقیقت سے واقف - اپنے نقائص سے آگاہ اپنی کمزوریوں سے خبردار ہوں - اپنے گناہوں کی معترف لغزشوں سے شرمسار ہر آن گھاٹے میں ہر وقت خسارے میں ایک فانی ہستی ہوں - اور میں خوب جانتی ہوں - کہ اگر ایک لمحہ کیلئے بھی تیری عون و نصرت میرے شامل حال نہ ہو تو اس دنیا دوں میں جہاں ہر وقت نئی آفات کا سامنا اور نئی مشکلات میں پھنسنا پڑتا ہے ایک دن بھی زندگی بامن گذارنی مشکل ہو جائے - لہٰذا اے عفو والے سطوت و صولت والے ستار العیوب میرے گناہوں کو معاف کر - میری کمزوریوں سے درگذر فرما - اور میری اعانت و نصرت فرما - کہ میں اپنے فرض انسانی اس چار روزہ زندگانی میں باحسن وجوہ پورا کر کے تیرے دربار عالی وقار میں باعزت و احترام پہنچوں

اے الہ العالمین مجھے توفیق دے - کہ میں حقوق اللہ و حقوق العباد کو سمجھوں - اور سمجھوں ہی نہیں بلکہ حتی الامکان پورا بھی کروں ان تمام ذمہ واریوں کو جو بیٹی ہونیکی حالت میں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور پھر بیوی ہونیکی حالت میں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور پھر ماں ہونیکی حالت میں مجھ پر لازم آتی ہیں - اور پھر بہن ہونیکی حالت میں مجھ پر صادق آتی ہیں - اے خداوند کریم میرے اچھے خیالات کو عمل کا اور اچھے اعمال کو تکمیل کا جامہ پہنانے کی توفیق دے - اور اس راہ میں جو بھی ایثار اور قربانیاں مجھے کرنی پڑیں - میرا نفس ان کو بلا جبر و اکراہ نہایت مسرت

خانہ داری

(اس عنوان کے ماتحت مستقل مضامین چھاپنے کا ارادہ ہے۔ ایڈیٹر)

مندرجہ ذیل سوالات کا حل صرف ان بچیوں سے مطلوب ہے جنکی ابھی شادی نہیں ہوئی :-

چار کنبے جنمیں سے ہر ایک چار افراد پر مشتمل ہے - میاں بیوی - لڑکا ۳ سال - لڑکی ۱۰ ماہ - ان میں ایک لاہور دوسرا سیالکوٹ - تیسرا قادیان - اور چوتھا محمود آباد (جو ایک گاؤں ہے) میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے - ان میں ہر ایک کی ماہوار آمدنی ۳۰ روپے ہے - چاروں کنبے احمدی ہیں - ان میں سے ہر ایک کنبہ کی مالکہ اپنی ماہوار آمدنی کو کس طرح تقسیم کرے کہ :-

(۱) چندہ عام ماہوار ادا ہو ؛

(۲) کنبے کی خوراک اچھی ہو ؛

(۳) پوشاک صاف ستھری ہو ؛

(۴) بچوں کو تعلیم کم از کم اینٹرینس تک دلائی جاسکے ؛

(۵) مصائب کے لئے کچھ بچت کی جاسکے ؛

(۶) حکام وقت کو ٹیکس وغیرہ ادا کرسکے ؛

(۷) کتب و رسالہ وغیرہ کا مطالعہ کرسکے ؛

(۸) مہمان نوازی کرسکے ؛

(۹) کسی کی مصیبت کے وقت امداد کرسکے ؛

(۱۰) کسی کار خیر میں حصہ لے سکے ؛

(۱۱) مکان کی تعمیر وغیرہ کرسکے ؛

(۱۲) صفائی مکان رکھ سکے ؛

(۱۳) بچوں کی شادی کرسکے ؛

(۱۴) دیگر اخراجات زندگی کی متحمل ہوسکے ؛

KHILAFAT LIBRARY

مُعمّا حل طلب

(۱) گھڑی کے ڈائل کو سات ایسے حصوں میں تقسیم کرو - کہ چھ حصوں میں سے ہر ایک حصہ کے ہندسوں کا مجموعہ آپس میں برابر ہو - اور ساتویں حصے کے ہندسوں کے مجموعہ کے دوچند ہو -

(۲) گھڑی کے ڈائل کو چھ ایسے حصوں میں تقسیم کرو - کہ ہر ایک حصہ کے مجموعہ کی تعداد برابر ہو -

جواب حساب کے قاعدے سے عمل کے ساتھ ہو -

دوسرا مُعمّہ

ایک لفظ ہے جس کو اپنی اصلی حالت میں رکھا جائے - تو ہر ایک پڑھے لکھے - دوکاندار - نرکھان کے استعمال کی شے ہے اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جاوے - تو انسانی زندگی کے ایک مقصد کا نام ہے - جس کی ہر ایک انسان - جانور - حیوان - حتے کہ نباتات بھی خواہش رکھتی ہے - اگر آخری حرف اڑا دیا جائے - تو متمدن ممالک میں سے ایک ملک کے ایک سکہ کا نام ہے - اگر آخری دو حرف اڑا دئے جائیں - تو دفترو میں استعمال کی ایک شے ہے - اگر پہلے دو حرف اڑا دئے جائیں - تو ایک نہایت خطرناک بیماری کا نام ہے جس سے ڈاکٹر عاجز ہیں - وہ شے میری میز پر موجود ہے ؛

راقمہ :- ف - ا - شہر سیالکوٹ

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں

۲۰۶۰ خریداری نمبر نہیں ہے -

KHILAFAT LIBRARY

اعانت مصباح

از خانہ محمد شفیع صاحب ٹھیکیدار مرحوم کوٹلی لوہاراں غربی متصل (سیالکوٹ) دس روپے وصول ہوئے ہیں ان کی خواہش ہے کہ ایسی چار بہنوں کے نام مصباح ایک ایک سال کیلئے مفت جاری کردیا جائے جو ذوق سلیم رکھتی ہوں اور اس قابل نہ ہوں کہ اخبار مذکور کی قیمت ادا کرسکیں۔ درخواستیں بتصدیق سکرٹری لجنہ یا جماعت احمدیہ آنی چاہیئیں ٭

(مینجر مصباح)

کپڑوں پر بیل بوٹے نکالنے کی مشین

ہر ایک گھر میں ضرور موجود ہونی چاہیئے۔ یہ مشین کپڑوں پر نہایت عمدہ بیل بوٹے۔ گدیاں۔ آسن۔ سلیپر۔ میز پوش۔ غلاف۔ جانوروں کی تصویریں اور دیگر بے شمار چیزیں بناتی ہے۔ ہزاروں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوچکی ہیں۔ کل کام دفتر مفت سکھایا جاسکتا ہے۔ قیمت درجہ اول۔ دوم۔ سوم۔ نقلی محصول معاف۔ مکمل فہرست مفت طلب کریں ٭ امپیریل ناولٹی مارٹ (M. B) پوسٹ بکس ۱۶۷ لاہور ٭

حسن یوسف (رجسٹرڈ)

حسن یوسف سوپ رجسٹرڈ
قیمت صرف فی بکس
ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

حسن یوسف ہیر آئل رجسٹرڈ
قیمت صرف فی شیشی
ایک روپیہ (عہ)

لو آج پیش کش ہے یہ ایجاد کام کی ۔ حاجت نہ استرے کی نہ منت حجام کی
بال شرطیہ عمر بھر نہیں اگتے قیمت فی شیشی نمبر ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

فرشتہ جوانی رجسٹرڈ

ملنے کا پتہ:۔ ہیڈ آفس حسن یوسف

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

خوبصورت بیل

بیل کی ڈنڈی اور پتے گہرے سبز رنگ سے اور پھول گلابی یا حسب پسند رنگ کاڑھیں۔ رومال کے کناروں اور ڈوپٹہ کے پلوؤں کے لئے بہت مناسب ہے ؛

راقمہ رقیہ چک ۲۴۷ ع ب لائل پور

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا